عیسائی کادیانی کو خاص اسی بات پر کاذب مفتری کہہ رہے ہین اور آتھم اس کی تائید کرتا ہے بلکہ اسی بنا پر اسلام کو عیب لگا رہے ہین یقین جانو کہ یہ اطلاع خدا نے ہرگز نہین دی کادیانی کے مرشد حضرت ابلیس علیہ اللعنۃ نے سبق پڑھایا ہے۔ کہ چل بچا اب یہہ پہلو پلٹ جا جہان مین احمق بہت ہین پھر بھی تیرا جال خالی نہ رہیگا۔ اور پھر کادیانی کے اس قول کہ اگر آتھم مرجاتا تو لوگ کہتے مرزا جادو کرنا ہی جانتا ہے اسلئے خدا تعالے نے آتھم کا دل حق کیطرف پھیر کر موت سے بچا لیا۔" نقل کرکے اس کے جواب مین کہا ہے "چور کی داڑھی مین تنکا معلوم ہوتا ہے کہ ان پندرہ مہینون مین ایسی ہی کارروائیان کی ہین جب کوئی حل نہ چلا تو برجوع بحق بطور خفیہ کا ڈھکوسلہ بنا لیا۔ تو اس جواب کو دیکھکر کادیانی نے اشتہار تین ہزار مین تہذیب و شرافت بلکہ انسانیت کے جامہ سے باہر ہوکر بازاری شہدون اور جوہڑون بلکہ بہائم اور وحشیون کی سیرت اختیار کرکے اس جوانمرد کے جواب مین ان شریفانہ و مہذبانہ الفاظ سے خطاب کیا۔ ہان اے ہندوزادہ اب ثابت ہوگیا۔ کہ ضرور تو حلال زادہ ہے ہماری اس شرط پر کوئی آتھم کو قسم دینے سے پہلے تکذیب نکرے خوب ہی تونے حل کیا۔ آفرین! آفرین!! سچ کہہ یہہ ڈھکوسلہ اب بنا لیا۔ یا الہام مین پہلے ہی سے شرط تھی"

اسکے جواب مین اگر وہ جوانمرد یہہ کہے کہ "او ملاکر خان اور چنگیز خان کا مرید کون کے مجھے تیرے اس جواب سے معلوم ہوگیا کہ تو بیشک حلال زادہ ہے اور دھوکہ دینا اور روز روشن اپنے اتباع کی آنکھون مین خاک ڈالکر دن کو رات بتانا تجھپر ہی ختم ہے۔ بیشک یہ شرط تو نے پہلے ہی سے الہام (یا احتلام) مین رکھہ لی تہین تاکہ عبداللہ آتھم کے فوت ہونے پر تو خواہ مخواہ اس شرط کو متحقق بنا کر اپنی دروغگوئی کو سچا کرے۔ مگر اگر تو حلال زادہ ہے تو یہہ بتا اور سچ کہہ کہ اس شرط کا تحقق سیاہ گند جانے سے پہلے ہوا تھا یا پیچھے۔ اگر پہلے ہوا تھا تو تو نے اسکا اعلان پہلے کیون نہ کیا تھا اور نہ تاریخ ستمبر سے پہلے کسی ایک آدمی کو کیون نہ کہدیا تھا کہ یہہ شرط عدم وفات و تو عین آگئی ہے"

؎ یہ الفاظ کادیانی کے حق مین منشی محمود الحسن صاحب پوسٹ ماسٹر رسالین و تحریرات اہلہنود کادیانی اور ملا اسمانی وغیرہ مین کہہ چکے ہین ہم انکو تعلیم نہین کرتے کادیانی صاحب پر تشنہ نہون ہم تو انکو ناصح ہین نہ طاعن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اس لئے اب موت عبداللہ آتھم ہی وقوعمین نہ آئیگی۔ بلکہ برخلاف اسکے پانچ تاریخ ستمبر کی شام تک تو موت کا منتظر رہا۔ اور تو اور تمام تیرے پیرو حاضرین قادیان اس امر کے منتظر ہے کہ اب موت کی تار خبر آتی ہے۔ اور آج آفتاب غروب نہ ہوگا جبتک عبداللہ آتھم مر نہ جائیگا۔ اور دوسرے دن عید ہوگی ساور لاہور تک کے مرزائی نئی پوشاکین ساتھ لیکر آئے تھے۔ کہ عبداللہ آتھم کی آج موت کی خبر آئیگی تو دوسرے دن عید ہوگی اور اسمین وہ پوشاکین پہنی جاوینگی۔ اور تو نے بہت سے لوگ دور دور اسی سبب سے قادیان مین جمع کر رکھے تھے۔ اور ان کے لئے آٹھے کے چکڑے اور بکرے جمع اور تیار تھے مگر شام کے قریب اس مضمون کا تار پہنچا کہ عبداللہ آتھم زندہ ہے تو اس عید کا محروم بنگیا۔ اور اس وقت تو نے یہ ڈھکوسلہ لوگون کو سنایا جسکو تو اپنے بیت الفکر (بیت الخلا) مین بیٹھکر بنالایا تھا۔ اب اگر تو حلال زادہ ہے تو کچھ شرم کرکے کہہ کہ ڈھکوسلا اب بنایا گیا ہے۔ یا پہلے سے الہام مین درج تھا۔ اے احمق الہام مین صرف شرط درج تھی۔ نہ اسکا وقوع اور یہ ڈھکوسلہ عدم وقوع شرط موت النقضا مدت موت کے بعد بنایا گیا تھا۔ نہ قبل ازان۔ تو معلوم نہین کادیانی صاحب اسکا کیا جواب دینگے۔ اس جواب کے طالب و منتظر وہی صاحب سعدی اور ثانوی نہین ہین۔ بلکہ سب لوگ مسلمان ہندو عیسائی وغیرہ ہین جو کادیان کے اس عذر کو بعد از وقت سمجھتے ہین۔ اور اسکو ڈھکوسلہ قرار دیچکے ہین۔ امید ہے آپ ان سب کے جواب مین یہی کہینگے کہ تم سب حرامزادے ہو چنانچہ آپ اپنے متعدد اشتہارات مین کہہ چکے ہین۔ مگر از روے انصاف یہ اس سوال کا جواب نہین ہے۔ گالیان آپ ایک نہین ہزار دے لین مگر اس کے ساتھ اس سوال کا جواب ضرور دین۔ کہ اگر آپ کو یہ الہام میعاد گذر جانے سے پہلے ہو چکا تھا کہ عبداللہ آتھم دل سے مسلمان ہوگیا تھا۔ اسلئے نہین مریگا۔ تو آپنے اسکو میعاد گذرنے سے پہلے کیون شائع نہ کیا۔ اسکا عام شیوع نہو سکا تھا۔ نہ سہی۔ اپنے خاص لوگون کو جو تاریخ اخیر کے قریب آپ سے ملے اور قادیان مین حاضر تھے اور وہ آپ سے مستفسر ہوے تھے۔ کہ عبداللہ آتھم کی موت ہوگی۔ یا اسمین کوئی تاویل ہوگی کہا ہوتا کہ وہ دل سے مسلمان ہوگیا ہے لہذا آپ اسکی موت کا وقوع نہوگا۔

کادیانی کے اپنے جملہ مخالفین عیسائیون ہندون مسلمانون و از انجملہ خاصکر شیخ سعداللہ لودہانوی

کو حلال زادہ (جس سے مراد ناظرین سمجھ سکتے ہین) کہنے پر ہم کادیانی کو کوئی الزام نہین دیسکتے۔ کیونکہ یہ بدزبانی و دشنام دہی اسکی طینت کا ایک جزء ہے۔ براہین احمدیہ مین اس نے اس طینت کا اظہار کیا تو ہمنے ریویو براہین احمدیہ مین اسکو اس بدگوئی سے روکا۔ مگر چونکہ اپنی طینت کو کوئی شخص بدل نہین سکتا۔ لہذا اس روکنے کا اثر برعکس ہوا کر رسالہ شحنۂ حق کے صہ ۱۹ مین اسنے اپنے مخالف کو ایسی گالیان دین جیسے بازاری لوگ آپسمین دیا کرتے ہین۔ اور جب سے آپ مسیح موعود بنے ہین۔ تب سے تو آپ کا بحر کھل گیا ہے۔ حرامی حرامزادہ بے ایمان۔ تو آپ کا تکیہ کلام ہو گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکے مسیح ہونیکی علامت یہی حرامزادہ و بے ایمان کا لفظ ہے ایسے ہی آپکے وہ جان نثار پیرو (جو اپنے مال و جان و دین و ایمان کو آپکے ملک کر چکے ہین۔ اگر آپ دن کو رات کہتے ہین تو وہ ستارے دکھانیکو تیار ہو جاتے ہین) اس الزام کا محل نہین ہو سکتے۔ لہذا ان گالیون کے بارہ مین کادیانی کے ان پیروان یا حامیون کو جو دھوکہ مین آکر اسکے اتباع یا حمایت مین پھنس گئے ہین۔ اور ہنوز اپنے فہم و ایمان سے بھی کچھ تعلق رکھتے ہین (جیسے خانصاحب محمد علیخان صاحب خلف نواب غلام محمد خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ اور منشی عبدالحق صاحب اکیونٹنٹ پنشنر لاہور۔ اور منشی الٰہی بخش صاحب اکیونٹنٹ لاہور اور سید فتح علیشاہ صاحب ڈپٹی نہر وغیرہ) سے کمال اخلاص و محبت سے سوال کرتے ہین۔ کہ وہ لوگ کادیانی کو گالیون سے کیون نہین روکتے۔ اور اسمین وہ کونسا فایدہ سمجھتے ہین جسکی نظر سے وہ ایسی گالیان کلام کادیانی مین دیکھ سنکر کادیانی کا ساتھ نہین چھوڑتے۔

ہمنے ایک خاص (خلیاب بارگاہ کادیانی سے سنا ہے کہ وہ اپنے اتباع کو ان گالیون کا یہہ فایدہ سناتا رہتا ہے کہ یہ وار دئے تیغ یا ایک مسہل کا نسخہ ہے۔ جس سے ان لوگون کے دل کے بخار باہر نکل آتے ہین۔ چونکہ گالیان دیجاتی ہین اگر صاحبان مذکورین کو بھی کادیانی نے یہی فایدہ سنا کر ان گالیون کے سننے پر خوش اور اپنا تابع یا حامی کر رکھا ہے تو وہ صاحب اپنے خداداد فہم اور ایمان سے کام لیکر یہ خیال فرماوین کہ اس نسخہ کو کادیانی نے رجسٹری تو نہین کرایا

ہوا۔ کہ اور کوئی اسکو استعمال مین نہ لا سکے بلکہ یہ تو ایسا عام نسخہ ہے کہ ہر کوئی اسکو استعمال مین لا سکتا ہے دور نہ جائیے۔ اپنے مخاطب خاص شیخ سعد اللہ صاحب ہی کو دیکھہ لیجئے۔ کادیانی نے ان کے حق مین یہ نسخہ استعمال کیا۔ اور ان کو ان الفاظ سے یاد کیا تو انہون نے اپنی نظم ملحقہ مضمون حملہ آسمانی دربارہ شکست کادیانی مین جو مالیر کوٹلہ کے مسلمانون کیطرف سے شایع ہوا ہے اسکو بہی حلال زادہ بنایا ہے۔ اور ایک تاریخی ثبوت اس امر کا دیدیا ہے۔ اب فرمائیے کہ اس نسخہ کا فایدہ کادیانی تک کہان محدود و مخصوص رہا۔ اپ لوگ یہ بات کادیانی کو کہین۔ اور اگر آپ لوگون کی اس نصیحت پر بہی کادیانی اس گالی گلوچ سے باز نہ آوے تو آپ لوگ اس سے اپنا تعلق قطع کرین۔

اس باب مین ہمنے ایک مستقل مضمون متعلق حرامزادہ بہی تحریر کیا ہے جو مضمون ہذا کے ساتھ شایع ہوگا۔ وہ بہی توجہ اون احباب کے لائق ہے۔

شیخ سعد اللہ صاحب کو جوانمردی کے ساتھ مشرف باسلام ہونے اور اپنے ہندو راجپوت ماباپ زوجہ وغیرہ اقربا کو چھوڑ کر مسلمانون کی جماعت مین داخل ہونے پر کادیانی کا اسکو ہندو زادہ کہنا بہی ان اصحاب اور دیگر اہل انصاف کے نوٹس لینے کے لائق ہے۔ یہ امر موجب عار و جالب و مستوجب طعن و طنز ہے۔ تو کیا کادیانی کے نزدیک آنحضرت کی اصحاب کبار جنکے والد مسلم نہ تھے بلکہ خود حضرت رسالت جنکے والد بحسب قرار داد اہل سنت (خلافا للشیعۃ) غیر مسلم تھے۔ اس خطاب کے لائق ہین۔ ؟ کادیانی کا ایسا خیال ہے تو پہر اس کے نزدیک اسلام و مسلمانی کی کوئی حقیقت نہین ہے۔ اس صورت مین بہی اے کادیانی کے دہوکے مین آکر تابع و حامی بنجانیوالو جنمین فہم و ایمان و انصاف باقی ہے۔ کادیانی کی ان باتون کو انصاف و فہم کی نگاہون سے آپ دیکہین اور ایسے بدگو طاعن کے اتباع سے دست بردار ہو جائین۔ ورنہ آپ بہی ویسی ہی سمجہے جائین گے۔ اور آپ لوگون سے بہی مسلمانون کیطرف سے وہی معاملات ہونگے جو کادیانی سے ہو رہے ہین۔

تائید عذر سوم مین جو خامسًا کادیانی نے کہا ہے کہ اگر عبد اللہ آتہم مرجاتا تو اس

نشان کو دیکھکر ہمارے پاک اور شریفون کی جماعت مین ناپاک اور کمینہ لوگ داخل ہو جاتے یہ عجب مکر چال اور فریب کا جال ہے۔ جس سے کادیانی کے دجال ہونیکا پورا ثبوت ملتا ہے۔ جسپر دو روشن دلیلین ہین:-

اول یہ کہ جو مذہب خدا کی طرف سے ہو وہ دریا کے مثل ہونا چاہیئے کہ سمین ہو ہنار ناپاک داخل ہو کر پاک ہو جائین۔ اور جو مذہب ناپاک کے چھونے سے ناپاک ہو جاے وہ خدا کی طرف سے نہین ہوتا۔ کادیانی کا مذہب اور جماعت اگر ایسی ہے کہ ناپاکون کے ملنے سے ناپاک ہو جاتی ہے تو وہ کادیانی کے اپنے اقبال سے خدا کی طرف سے نہین ہے پھر کادیانی کا ایسے مذہب کو خدا کی طرف سے ٹھہرانا اور لوگون کو اسکی طرف بلانا دجالیت نہین تو پھر دجالیت کسکا نام ہے۔

دوسری دلیل یہ کہ اگر شرافت اور کمینگی سے آپکی مراد دنیاوی اصطلاح کی شرافت و کمینگی ہے جسمین بعض بعض قومون اور بعض پیشون کی نظر سے لوگون کو شریف یا کمینہ سمجھا جاتا ہے تو کادیانی کا اپنی جماعت کو شریف کہنا دجالی کذب و دہوکا دمغالطہ ہے۔ آپ اپنے گریبان مین منہ ڈالکر اور کچھ شرم و حیا سے کام لیکر فرماوین کہ کیا آپکی جماعت مین ایسی اقوام اور پیشونکے لوگ داخل بلکہ اسکے اکثر ممبر نہین۔ جنکو دنیا کے لوگ کمینہ سمجھتے ہین یعنے نائی۔ بافندہ۔ راول (جوگی) جھینور (خارکش) سوچی۔ چھیپی (چھینبے) ڈوم وغیرہ وغیرہ گو آپ مولوی حکیم۔ مرزا وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ آپ اس سے انکار کرین گے۔ تو ہم بشرط اجازت درخواست آپکے ان لوگون کی فہرست شائع کرین گے۔ جو ان اقوام اور پیشون کے لوگ آپکی جماعت کے رکن رکین اور آپکے دست و بازو ہین۔ اور اگر شرافت سے خدا و رسول دین و اسلام کی اصطلاح مین شرافت و کمینگی مراد ہے جسکے رو سے بحکم نص ان اکرمکم عند اللہ اتقکم شریف وہ ہے جو متقی و پرہیزگار ہے۔ اور کمینہ وہ جو بدکار ہے تو بھی آپکا اپنی جماعت کو شریف کہنا صریح جھوٹ بولنا۔ اور اپنی دجالیت ظاہر کرنا ہے۔ آپ اپنے گھر کی خبر لیکر اور آپ اپنی جماعت کے حالات ٹٹولکر یہہ بتادین کہ کیا آپکی جماعت کے اکثر لوگ قطع نظر ان

عقاید باطلہ کفریہ کے جو آپنے ان کو سکہائے ہین۔ عام اصول اخلاق کی نظر سے بدمعاش و بدکردار نہین ہین۔ کیا ان مین سے آپکے بعض خواص جہوٹ نہین بولتے۔ بعض زنا۔ شراب و مال مردم خوری۔ دغابازی سے متہم نہین ہین۔ آپ اس سے انکار کرین گے۔ تو ہم بشرط درخواست و اجازت ایسے لوگون کی فہرست شائع کرین گے۔ جن کے سفید جہوٹ بولنے پر تحریری شہادتین موجود ہین۔ اور تو برکنار رہے۔ خود بدولت پریسیڈنٹ جماعت جہوٹ بولنے مین ایسے یکتا ہین۔ کہ دنیا مین اپنی نظیر نہین رکہتے وعلی ہذا القیاس آپکے خلیفہ ارشد اول (بہیروی) دوم (امروہی) سوم و چہارم و پنجم (سیالکوٹی) اس جہوٹ بولنے مین آپ کے نقش قدم پر چلتے ہین۔ بعض لوگ بیگانے کی عورتون کے اغوا کے جرم مین متہم ہو کر عدالت مین جا چکے ہین۔ جن کا ذکر ہم اشاعۃ السنۃ صفحہ ۲۹۵ ع ۱۱ جلد ۱۵ مین کر چکے ہین بعض لوگ اسلامی انجمنون کے وکیل بنکر وصولی چندہ کے لئے باہر جاتے ہین تو اس مال کو زنا مین خرچ کرتے اور اس سے شرابین پیتے ہین۔

ایک آپکے بڑے خلیفہ جو آپکی تصانیف ہر وقت بغل مین رکہتے ہین جوان عورتون کو پڑہاتے پڑہاتے اُن سے مبتلا و متہم ہو گئے۔ انکی بہا وجہ نے دیکہکر انکو منع کیا۔ تو اسکو ایسا ضرب شدید سے مارا کہ وہ قریب بہلاکت پہنچ گئی۔ جب اسکے شوہر سے خوف نالش ہوا۔ تو اسے ؎ دیکر راضی کیا۔ وہ بیچارہ اپنی غریبی کے سبب اُس سے راضی ہو گیا۔ اس قسم کی کارروائیان اس پاک جماعت کی اور بہت ہین۔ جنکی تفصیل آپ کی درخواست پر ہو گی۔ اس بیان سے ہمارا مقصود کسی پر ذاتی حملہ نہین ہے۔ اور نہ ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کسی کا نام نہین لیا۔ بلکہ اس سے مقصود عام لوگون کی اصلاح ہے اور اس امر کا اظہار ہے اور ہو گا کہ یہہ جماعت بلحاظ اخلاق اکثر ممبران و ارکان ایسی ناپاک جماعت ہے کہ اس سے ہر ایک مسلمان کو بچنا اور اس سے الگ رہنا ضروریات ایمان و اسلام سے ہے۔ مسلمان اس ناپاک جماعت سے اپنے آپ کو بچاوین ان دلائل سے ثابت ہو کہ آپکا یہ دعوے کہ عبد اللہ آتہم

اسلئے نہین مرا۔ کہ اسکو دیکھکر عام لوگ آپکی شریف جماعت مین داخل ہونگے ایک مکر چال۔ اور فریب کا جال ہے۔ اور وہ کسی معنے سے صحیح نہین ہوسکتا۔ دنیاوی شرافت کا ادعا ہے تو وہ اکثر حصہ جماعت سے مفقود ہے۔ اور اگر اخلاقی شرافت کا دعوے ہے تو وہ بھی اکثر سے مفقود ہے۔

عذر سوم کی تائید مین جو سادسًا آپنے کہا کہ معجزات انبیا بھی ایسے ہی ہوتے ہین کہ وہ عام فہم نہون۔ اور اون کو دیکھکر عام لوگ جن مین وضیع و کمینہ لوگ بھی شامل ہوتے ہین داخل اتباع انبیا ہوجاتے۔ اسمین آپنے **مخفی کفر کا اظہار** کیا۔ اور یہ ثابت کردکھایا کہ آپ کسی عام فہم معجزہ آنحضرت کے شق القمر حضرت موسی کے من وسلوی۔ فلق البحر۔ ید بیضا۔ عصا کے سانپ ہوجانے اور حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ۔ اور حضرت ابراہیم پر آگ سرد ہوجانے۔ وامثال ذالک کے دل سے قائل نہین۔ کیونکہ یہ معجزات ایسے عام فہم ہین کہ انکو عوام سمجھ سکتے ہین۔ اور سمجھ گئے۔ اور صدہا عوام ان معجزات کو دیکھکر تابع انبیا علیہ السلام ہوگئے جنکو آپ جیسے متکبرین کمینہ سمجھتے رہے۔ اور ان کی نظر

وما نرٰک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرائے۔

سے انبیار کو کہتے رہے۔ کہ ہم دیکھتے ہین کہ تیرے پیرو وہی لوگ ہین جو ہمارے بادی الرائے ہین کمینہ ہین۔ اور انبیار جواب مین یہ کہتے رہے کہ ہم ان لوگون کے حق مین جنکو تم حقیر جانتے ہین نہین

ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یؤتیھم اللہ خیرًا

کہتے کہ خدا انکو نیکی وایمان ولواب) نہ دیگا۔ اور حدیث صحیح بخاری مین انکی نسبت ایک جلیل الشان صحابی ابن عباس کی تقریر سے ثابت ہو کہ انبیار کے پیرو (ابتدا مین) وہی لوگ ہوتے ہین۔ جنکو لوگ

سالتک اشراف الناس اتبعوہ ام ضعفاھم فذکرت ان ضعفاھم اتبعوہ وکذالک اتباع الرسل (صحیح بخاری)

کمینہ سمجھتے تھے۔ مگر آپکے اس قول سے صاف ثابت ہے کہ آپکے نزدیک یہ معجزات عام فہم اپنے ظاہری معنے سے دلوں مین نہین آئے۔ ان کے بھی آپکے نزدیک کوئی تاویلی وتحریفی معنے ہین جیسکہ معجزات حضرت مسیح احیا موتی خلق طیور

ابرار ابرص واکمہ کے تحدیثی معنے آپنے بیان کئے ہین۔ اور اس قول سے آپنے ثابت کردیا ہے کہ شق القمر کے ثبوت مین جو آپنے سُرمۂ چشم آریہ مین دلائل لکھے ہین۔ انپر آپ کا دلی یقین و ایمان نہین ہے۔ وہ تقریرین و دلیلین اپنے منافقانہ طور پر اپنے دلی اعتقاد کے برخلاف صرف میدان مناظرہ جیتنے کو بیان کئے ہین۔ دل سے آپ معجزہ شق القمر کو (جسکو عام لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین) نہین مانتے اور جو عام لوگ ایسے ظاہر معجزات کو دیکھکر مسلمان ہوگئے تھے انکو آپ مسلمانون مین داخل ہونیکے لایق نہین سمجھتے۔ آپکے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی کی۔ (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) کہ ایسے عام لوگون (بلال عمار و صہیب وغیرہ) کو مسلمانون مین شمار کرلیا۔ بلکہ آپکے نزدیک خود خدا تعالےٰ نے غلطی کی۔ (تعالی عما یقول الظالمون) کہ عام فہم معجزات انبیاء کے ہاتھ ظاہر کئے۔ جنکو دیکھکر عام لوگ داخل اسلام ہوگئے۔

اے مسلمانان کادیانی کے دام افتادگان! اس انکار معجزات پر ہی کادیانی کو مسلمان کہوگے۔ اور اب بھی اسکے پیرو کہلاؤگے۔ سوچو اور سمجھو۔ اور اپنے آپ کو اس تہلکہ سے بچاؤ۔

کادیانی نے معجزہ کے عام فہم نہ ہونیکی ضرورت پر ایک دلیل قایم کی ہے جسمین نادان مسلمانون کو دھوکا دیا ہے۔ ہم اس دلیل کا جواب دیکر اس دھوکا کو اٹھانا اور ان مسلمانون کا اس کے دام سے نکالنا چاہتے ہین وباللہ التوفیق اسکی وہ دلیل یہ ہے کہ معجزہ ایسا عام فہم ہو تو پھر ایمان بالغیب نہین رہتا۔ ایسا بدیہی امر مشاہدہ مین آگیا تو ایمان بالغیب کہان رہا۔

اسکا جواب یہ ہے کہ ایک معجزہ کے سمجھ مین آجانے اور بدیہی ہونے سے اور اس کا مشاہدہ ہوجانے سے وہ تمام امور غیبیہ جنپر ایمان بالغیب مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے خدا کی ذات و صفات و روز جزا و بہشت اور انکے احوال و اہوال درحساب و کتاب وغیرہ کے سب ظاہر عیان نہین ہوجاتے اور مشاہدہ مین نہین آجاتے۔ ایمان کو جو بالغیب کہا گیا ہے تو انہی امور کی نسبت کہا گیا ہے۔ جو معجزہ دیکھنے کے بعد بھی غیب ہی رہتے ہین۔ معجزہ مین جو امر مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا امر ہے جو ان امور غیبیہ سے جداگانہ ہوتا ہے۔ اور اسکو انہی امور غیبیہ پر ایمان لانے اور یقین دلانے

کے لئے مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ اسکا مشاہدہ ہونے سے وہ سب امور غیبیہ مشاہدہ مین نہین آجاتے
اب دیکھو کادیانی نے تمکو کیسا دھوکا دیا تھا۔ مشاہدہ مین کون امر آتا ہے۔ اور اس نے کن امور
کی نسبت ایمان بالغیب کو مٹایا ہے۔ اب بھی آپ لوگ اسکو دجال نہ کہین گے؟ اور اس کے اتباع
سے دست بردار نہ ہونگے؟

تائید عذر سوم مین جو **سابعًا** کادیانی ان مسلمانون کو جو اسکو شکست یافتہ کہہ چکے ہین
نیم عیسائی کہکر انپر لے دی کی ہے۔ اسکا جواب تو اسکے قول ہشتم کے جواب کے ضمن مین ایک مستقل
مضمون "حرامزادہ" مین دیا جائیگا۔ اس مقام مین اسکی **دلیل** کا مغالطہ ظاہر کیا جاتا ہے جو اس قول
ہفتم مین اُسنے بیان کی ہے۔ **وہ دلیل** یہ ہے کہ اگرچہ مین تمہارے نزدیک کافر و مرتد تھا۔ مگر
عیسائیون کے مقابلہ مین اسلام کی صداقت کا مدعی بنا تھا۔ اور اسی اسلام کی تصدیق و تائید مین
وہ پیشگوئی پیش کی تھی اس مین مجھے تمنے جھوٹا کہا۔ تو گویا اسلام کو جھوٹا کیا۔ **پھر اسکی تمثیل**
مین یہ مثال بیان کی کہ اگر چوہڑا یا چمار اسلام کی حمایت مین عیسائیون کے مقابلہ کھڑا ہو جائے
تو خدا اسکے چوہڑے ہونیکو نہ دیکھے گا بلکہ اسکی جانب اسلامی کا لحاظ کر کے عیسائیون کے مقابلہ مین
اسکو فتح دیگا۔ اسکے چوہڑے ہونیکے لحاظ سے عیسائیون کو فتح نہ دیگا۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ بیشک تیرا دعوٰی اظہار حمایت اسلام کا تھا اور یہ پیشگوئی
بھی بظاہر اسلام کی تائید کے لئے تو نے پیش کی ہے۔ مگر درحقیقت نہ تیرا دعوے حمایت
اسلام سچا اور مطابق واقع تھا۔ اور نہ اس پیشگوئی سے اُس اسلام کی تائید تجھے مدنظر تھی۔ جو محمد
رسول اللہ لائے ہین۔ اور مسلمان اسکو اسلام سمجھتے ہین بلکہ جس اسلام کا تو مدعی ہے وہ اسلام
کفر کے برابر ہے جسمین خدا کی صفات سے انکار رسول پر تنزل ملائکہ وحی سے انکار معجزات انبیا
سے انکار اعتقادات اسلامی سے انکار الغرض ہی کفریات تیرے خانہ ساز اسلام مین اور جن کی
تفصیل اس رسالہ مین ہو چکی ہے۔ انہی خانہ ساز اسلام کی تائید اور تصدیق کے لئے تو نے
پیشگوئی کی تھی۔ لہذا اسمین تجھے جھوٹا کہنا اسلام کو جھوٹا کہنا نہ ہوا۔ بلکہ اس کفر کو جھوٹا کہنا ہوا جسکو

تو اسلام کے نام سے دنیا مین پھیلانا۔ اور مسیحی کی آڑ مین شکار کھیلنا چاہتا ہے۔ اس سے تیری تمثیل کا جواب ادا ہوا۔

اب مزید تشریح کے لئے اسکا جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے کہ اگر چوہڑا یا چمار بظاہر اسلام کا نام لیکر عیسائیون کا یا اور کسی کے مقابلہ کرے۔ اور درحقیقت وہ اس ذریعہ سے اپنے دین باطل نیچری کو مدد پہنچانا چاہتا ہو۔ اور اسکا مقصود یہ ہو کہ اسلام کا نام سنکر لوگ میرے دام مین آجائینگے تو مین انکو لال بیگی بناؤنگا۔ تو خدا تعالے جو دل کے بھید جانتا ہے اور وہ الفاظ اور ظاہری بیان پر کسیکا دھوکا نہین کھاتا۔ اسکو اس مقابلہ مین گو عیسائیون یا اور مخالفین اسلام سے ہو ذلیل کریگا۔ ہرگز ہرگز فتیاب نکریگا۔ اور ساتھ ہی اسکے اسکے مقابلین مخالفین اسلام کو بھی ذلیل کرے گا جیسا کہ کادیانی کے مباحثہ مین ہوا۔ کادیانی کو بھی خدا نے ذلیل کیا۔ اور عیسائیون کو بھی جن سے اس مباحثہ مین کچھ بن پڑا۔ (ہمارا یہ مباحثہ دیکھو اور فریقین کی ذلت کا معائنہ مشاہدہ کرو۔)

تائید عذر سوم مین جو **قاسمًا** اپنے دام سے نکلنے والون کو دھمکی دی ہے۔ وہ فضول یا تحصیل حاصل ہے جو لوگ اس کے دام مین ایسے پھنس چکے ہین کہ اگر کادیانی دن کو رات کہے تو وہ لوگ ستارے دکھانیکو طیار ہو جاتے ہین۔ (جسکا موجب سبب انکی خود غرض ہے۔ اور گوشت پلاؤ خودی یا اپنے مذہب لامذہبی یا نیچریت کی اشاعت) وہ تو اسکے دام سے نکلنے کے نہین جب تک کہ اس کی پوری کساد بازاری نہین ہولی۔ اور جو لوگ دھوکہ مین آکر اس کے دام مین پھنس گئے تھے۔ ان مین سے بہت نکل گئے۔ جواب اسکو چڑاتا اور جیسا کہتے ہین۔ اور رہے سہے آئندہ وقتاً فوقتاً نکلتے جاوینگے۔ جون جون اسکی دھوکہ بازیان حیلہ سازیان دیکھینگے۔ لہذا اس کی یہہ دھمکی اس فریق کے حق مین فضول اور لاحاصل ہے اور پہلے فریق کے حق مین تحصیل حاصل۔ اب ہم کادیانی کے قول **مشتم** کا جواب جسمین اس نے اپنے معترضین و مخالفین کو حرامزادہ وغیرہ الفاظ سے یاد فرمایا ہے سوا ایک مستقل مضمون "حرامزادہ" مین ادا ہونا مناسب ہے۔ جو بعد اختتام تکملہ مضمون ہذا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے +

تکملۂ مضمونِ لعنت اللہ

اشتہار ایک ہزار مؤرخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۰ء اور رسالہ بے انوار ۱۲ صفحی کے بعد کادیانی نے تین اشتہار (ایک دو ہزار کا۔ ایک تین ہزار کا۔ ایک چار ہزار کا۔) اور شائع کئے ہین۔ اور رسالۂ بے انوار ۱۲ صفحی کو بڑھاکر ۵۲ صفحہ مین دوبارہ شائع کیا۔ ان سب اشتہارات اور رسالہ مکررہ مین جو نئی باتین اصل مقاصد اشتہار ایک ہزار اور رسالہ اول کے متعلق کادیانی نے کہی ہین۔ ان کے جوابات ہمنے اس مضمون مین ادا کر دیئے ہین۔ اس تکملہ مین بعض زاید باتون کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور بعض باتون کو صرف ناظرین کی توجہ و انصاف کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ باتین محتاج و متقاضی جواب نہین۔ صرف ناظرین کی توجہ چاہتے ہین۔

از انجملہ نمبر اول یہ ہے جو کمال توجہ ناظرین کے لائق ہے کہ کادیانی اشتہار دو ہزار کے صفحہ ۲ سطر ۲ مین اور نیز رسالہ بے انوار مکررہ کے صفحہ ۳۶ سطر ۱۸ مین اپنی عمر ساٹھ برس کے قریب بیان کی ہے۔ اس سے کادیانی کے اس دعوی کا کذب وافترا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس نے رسالہ نشان آسمانی کے صفحہ ۱۱ مین کیا۔ اور کہا کہ "یہ عاجز (کادیانی) اپنی عمر کے چالیسوین برس مین دعوتِ حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا۔ اور بشارت دیگئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جنمین سے دس برس کامل گذر بھی گئے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸"

یہ دعوی کادیانی نے اپنے مہدی ہونے کے لئے کیا تھا۔ ایک شخص لعنت اللہ مشہور ولی ہانسوی نے موعود مہدی کی بابت ایک قصیدہ مین پیشگوئی کی تھی۔ اسمین مہدی کی علامت یہ بھی لکھی تھی جو اسکے بیت ذیل مین بیان ہوئی ہے۔ ؎

چہل سال اے برادرِ من دوران شہسواری بنیم

کادیانی نے اس قصیدہ کو کھینچ تان کر اپنے اوپر جمایا تو اس بیت کی شرح میں وہ دعوے کیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ چالیسویں سال عمر میں مینے الہام و امامت کا دعوی کیا ہے اور چالیس سال اس دعوے سے میری زندگی آور ہوگی۔ لہذا مہدی موعود اور اس شعر کا مصداق میں ہی ہوں

یہ دعوی کادیانی نے مارچ ۱۸۸۲ء میں کیا تھا۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے ص۲۳۹ سطر ۱۶ میں خود اس نے یہ سنہ و سال بتایا ہے۔ اور اسی سال میں یہ حصہ براہین احمدیہ کا طبع ہوا تھا۔ سو اس ۱۸۸۲ء سے کادیانی کی عمر چہل سالہ میں ۱۹۲۲ء تک بارہ یا تیرہ سال ملانے سے ۱۹۳۴ء کو اس کی عمر باون یا ترپن برس کی بنتی ہے۔ اور اس امر کو کادیانی کا یہ اقرار و اظہار شہادت چار ہزار درسالہ انوار صاف جھٹلاتا ہے اور یہ یقین دلاتا ہے کہ جو کادیانی نے دعوے مندرجہ رسالہ نشان آسمانی میں ۱۸۹۲ء کو اپنی عمر گھٹائی اور چالیس برس کی بتائی تھی اسمیں دروغ بیانی اور بے ایمانی کی۔ اس اظہار و اقرار کے رو سے اس وقت اسکی عمر ساٹھ برس کے قریب ہے۔ تو ۱۸۸۲ء میں دعوی الہام و امامت کے وقت اسکی عمر اٹھتالیس برس کے قریب ہونی چاہیئے سو اس سے یا تو اسکے دعوی مہدی ہونے اور اس بیت ہاشمی کا مصداق ہونیکا چھوٹا ہوتا ہے یا اسکا وہ الہام جھوٹا ٹھیرتا ہے کہ وہ اسی برس کی عمر تک زندہ رہیگا۔ اس دعوی مندرجہ نشان آسمانی کے وقت اسکو یہ الہام نہوا۔ اور اسکے ملہم کو بھی (جو یقیناً معلم الملکوت ہے) یہ علم نہ تھا۔ اور اس وجہ سے وہ اسکو یہ الہام نکر سکا۔ کہ آپکے قلم سے اشتہارات ۱۸۹۱ء میں ساٹھ برس کی عمر کا اقرار کلکر شائع ہو جائیگا۔ اور اسوقت جبکہ اس نے اپنے ان اشتہارات میں اس اقرار کو شائع کیا۔ اسکو اور اس کے ملہم کو وہ دعوی نشان آسمانی یاد تھا۔ اس موقع پر آپنے اور آپکے ملہم نے مثل مشہور دُر و غگو را حافظہ نباشد کو خوب سچا کر دکھایا۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کو ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً اور اس مقولہ صادقہ کو ہر جا قضی ما علیہ اپنی طرح تصدیق کیا۔ جب کادیانی کا رسالہ نشان آسمانی شائع ہوا۔ اور اسمیں اسکا دعوے میری نظر سے گذرا تو میں بہت متعجب ہوا۔ اور میں نے لوگوں سے کہا کہ کادیانی مجھ سے بڑی عمر کا ہے جب میں کادیانی کے ساتھ

ملہ عشرہ کو شما مکرین توریۃ مسار بجتے ہیں سنہ ۱۲

مولوی گل علیشاہ بٹالوی سے شرح ملا وغیرہ پڑھتا تھا۔ تو اس وقت میری ڈاہڑی موچھ کا نام نشان نہ تھا۔ اور کادیانی کی ڈاہڑی اس وقت اتنی لمبی تھی کہ ہاتھ مین پکڑی جاسکتی تھی۔ اور وہ اس وقت طب کی کتاب شرح اسباب پڑھتا تھا۔ اور جبکہ میری عمر اسوقت مسال اشاعت رسالہ نشان آسمانی کادیانی مین پچاس سے متجاوز ہے تو کادیانی کی عمر ضرور ساٹھ سے متجاوز ہوگی۔ اور مین اس انکار مین تھا کہ اسکی پیدایش کے واقفون سے شہادت بہم پہنچاکر اس دعوے مین اسکا جھوٹ ظاہر کرون سو خدا تعالے نے کمال احسان کیا کہ اس نے اُسی کے منہ سے اسکا جھوٹا ہونا ثابت کردیا۔ اور اسکے قلم سے اسکا یہ اعتراف ان اشتہارات مین شایع کرادیا کہ مین "ساٹھا پاٹھا ہون"۔ فالحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً۔ کادیانی کے ایسے سفید جھوٹ ظاہر ہونے پر بھی اسکے عام افتادہ دام کے دام سے نکلیگے تو پھر انکی رہائی کی کوئی امید نہین۔ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا ۝ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ۝

واز انجملہ نمبر ۲ کہ وہ بھی کمال توجہ ناظرین کے لائق ہے یہ ہے کہ اس اشتہار کے صفحہ مین آپنے مسٹر عبداللہ آتھم کے اس[1] خط اور عہد کو جو کادیانی کے رسالہ حجۃ اردو سے اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۱۰ مین بصفحہ ۱۴۴ منقول ہے ذکر کرکے اس سے ایک عمدہ نتیجہ نکالا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس خط سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ (مسٹر عبداللہ آتھم) ہرگز تثلیث اور مسیح کے خون اور کفارہ پر مطمئن نہین کیونکہ ایسا شخص جو اپنے مسیحی اعتقاد پر دل سے مطمئن ہو وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہین لاسکتا۔ کہ بعض نشانون کے دیکھنے سے ان اعتقاد کو ترک کردیگا۔

کادیانی کے اس نتیجہ سے دو نتیجہ ایسے نکلتے ہین جن سے کادیانی کے اسلام اور الہام کی کیفیت اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ بشرطیکہ غور و توجہ سے ان کو دیکھا جاوے۔

اول نتیجہ یہ کہ کادیانی کو عقاید اسلامی پر اطمینان نہین ورنہ وہ درحقیقت مسلمان نہین

---

[1] اس خط اور عہد کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اگر کادیانی کوئی نشان دکھلائیگا تو مین (عبداللہ آتھم) جہانتک ہوسکیگا اپنی غلطی کی اصلاح کرون گا۔ اور مسلمان ہوجاؤن گا (دیکھو صفحہ ۲۴۲ جلد ۱۰ اشاعۃ السنۃ

کیونکہ یہی بات جس سے کادیانی نے عبداللہ آتھم کا عقاید مذہب عیسائی پر بے اطمینان ہونا نکالا ہے کادیانی خود اپنے منہ سے کہہ چکا ہے کہ اگر عیسائی اسکو بالمقابلہ نشان آسمانی دکھائینگے تو وہ مذہب اسلام کو ترک کرکے عیسائی ہو جائیگا اسکا یہ اقرار اسی رسالہ حجت سے اسی نمبر و جلد اشاعۃ السنۃ کے ۲۳۵ مین منقول ہے۔ لہذا از روے انصاف کادیانی کے اس اقرار سے یہی ذہنی نتیجہ نکالنا لازم ہے۔ جو اس نے عبداللہ کے عہد و اقرار سے نکالا ہے کہ کادیانی اسلامی عقاید پر مطمئن نہین ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے سچے عقاید پر دل سے مطمئن ہوتا ہے۔ وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہین لاسکتا کہ مین بعض نشانون کے دیکھنے سے اپنے ان عقاید کو ترک کردونگا۔ اے حضرات ناظرین اگر یہ نتیجہ لازمی ہے (اور آپ ضرور مانینگے) تو اس سے وہ ہمارا دعوے جسکو ہم بارہا ظاہر کرچکے ہین۔ کہ کادیانی زندیق و ملحد ہے۔ وہ درحقیقت اسلام یا کسی مذہب آسمانی کا قائل و پابند و مصدق نہین ہے۔ اور وہ اسلام کے دعوے اور اسکی زبانی حمایت سے صرف مسلمانون کو دام مین لانا۔ اور انکا مال لوٹ لوٹکر کھانا چاہتا ہے۔ ثابت و مدلل و مبرہن ہوا اب انصاف آپ لوگون پر ہے۔

دوسرا نتیجہ اسکے نتیجہ سے یہ نکلتا ہے کہ کادیانی کی پیشگوئی مرت عبداللہ آتھم نے عبداللہ آتھم پر کوئی اثر نہین کیا۔ اور وہ عقاید مذہب عیسائی مین اسکی پیشگوئی سے قبل کہ مذہب متزلزل نہین ہوا بلکہ وہ پہلے ہی سے ان عقاید مین متزلزل تھا۔ چنانچہ کادیانی نے اس نتیجہ و بیان مین تسلیم کیا ہے اور اسکے سیالکوٹی حواریون نے بھی اس اشتہار مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ مین جو نور افشان ۱۲ ستمبر ۱۸۹۶ء کے صفحہ نوٹس عیسائیون کے جواب مین انہون نے شایع کیا ہے۔ اسکو تسلیم کیا ہے۔ اس نتیجہ لازمہ سے تیسرا نتیجہ نکلتا ہے کہ اب جو کادیانی ان اشتہارات مین یہ کہہ رہا ہے کہ عبداللہ آتھم میری پیشگوئی سے ڈرکر عیسائی عقاید مین متزلزل ہوگیا ہے۔ اور اگر وہ نہین ڈرا تو وہ قسم کیا کر کہے کہ مین درحقیقت مسیح کی ابنیت اور الوہیت اور کفارہ پر یقین کامل کے ساتھ اعتقاد رکھتا ہون اور اسمین کبھی ایک ذرہ متزلزل نہین ہوا۔ اور اگر مین اس بیان مین جھوٹا ہون تو مجھے ذلت

کے ساتھ ایک سال کے اندر موت آوے۔ یہ محض کادیانی کی آبلہ فریبی اور دہوکا دہی ہے۔ ورنہ کادیانی کو بشہادت اس نتیجہ کی جو اس نے عبد اللہ آتہم کے خط اور عہد سے نکالا ہے خوب یقین ہے کہ عبد اللہ آتہم پہلے ہی سے ان عقاید مین متزلزل ہے۔ اور اسپر میری پیشگوئی کا کوئی اثر نہین پڑا۔ اور عبد اللہ آتہم کا قسم کہانے پر مستعد نہ ہونا بہی اسیوجہ سے ہے کہ پہلے ہی سے متزلزل ہے۔ اور اس تزلزل کیوجہ سے وہ کبہی قسم نہ کہائیگا۔ خواہ کتنے ہزار کا اشتہار دیا جائے۔ مگر میرے احمق اتباع اسبات کو نہین سمجہتے اور نہ سمجہین گے۔ چلو! انکو اسی دام مین لاؤ۔ کہ وہ پیشگوئی کے اثر سے عقاید عیسائی مین متزلزل ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے قسم نہین کہاتا۔ اور اسپر ہزارون کے اشتہار جاری کرتے جاؤ۔ دینی تو کوڑی بہی نہین دینی پڑیگی۔ اور مفت مین بیسون الو سیدہے ہونگے۔ افسوس! صد افسوس!! ہزار افسوس!!! لاکھ افسوس!!!! کادیانی کے دام افتادہ واقعی ایسی عقل کے آدمی ہین کہ وہ کادیانی کے اس فریب کو نہین سمجہتے باوجودیکہ اسکی تحریرات و اشتہارات مین اسکا اعتراف پڑہ چکے ہین کہ وہ پہلے ہی سے عقاید عیسائی مذہب مین متزلزل تہا۔ پہر اتنا نہین سوچتے کہ پہر اس پیشگوئی کا اسپر اسکا اثر کیا ہوا نہین ہوا تو پہر لاکہون ہزارون کے اشتہار دیکر اسپر زور دیا جاتا ہے کہ تم قسم کہاؤ۔ کہ مین کبہی تثلیث الوہیت و ابنیت کے اعتقاد مین ایک ذرہ متزلزل نہین ہوا۔

الحق کادیانی کی محبت نے انکی آنکہون کو اندہا کر دیا ہے۔ کانون کو بہرہ زبانون کو گونگا دل کو مردہ نہ وہ خود دل سے سوچتے ہین۔ نہ آنکہہ سے سمجہانے والون کا کلام پڑہتے ہین۔ اور نہ کان سے سنانے والون کی بات سنتے ہین۔ اور نہ زبان سے کسی ہادی سے راہ ہدایت پوچہتے ہین۔ اشاعۃ السنۃ جیسا ہادی صریح البیان قوی البرہان نقارہ کی چوٹ سے کادیانی کے فریب ظاہر کر رہا ہے وہ اسکی طرف توجہ ہی نہین کرتے۔ انکو کادیانی نے یہ کہہ رکہا ہے کہ خبردار! اس رسالہ کو نہ دیکہنا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

وازانجملہ نمبر ۳ ہے کہ جو اس اشتہار تین ہزار کے متعلق بجواب اس اعتراض کے اگر رائٹ صاحب کے مر جانے سے ڈاکٹر کلارک صاحب ہاویہ مین پڑ گیا ہے تو پہر کیا آپکے کئی مریدون کے عیسائی

ہو جانے سے آپ ہاویہ مین نہ پڑے۔ کادیانی نے کہا ہے کہ وہ لوگ منافقانہ طور پر سلسلۂ بیعت مین داخل ہو گئے تہے۔ ان لوگون کا بدچلن ہونا معلوم کر کے مین نے انکو اپنے مکان سے نکال دیا۔ اور بیعت کے سلسلہ سے خارج کر دیا تہا۔ پہر کہا کہ قادیان مین آؤ۔ اور اس کا ثبوت لو۔ یہہ بات بہی توجہ ناظرین کے لائق ہے۔ آپنے کیا آسان طریق ثبوت کا بتایا ہے۔ معترض دہلی مین رہتا ہے۔ تو وہ ثبوت لینے قادیان مین آوے۔ پہر آپ اسکے سامنے اپنے مریدون اور خادمون کہلوا دینگے کہ ہان واقعی اس کو مکان سے نکالا گیا تہا۔

اے صاحب! اپنے اس ثبوت کی جگہہ بذریعہ اشتہار جو آپ کا رات دن کا شعار اور ہر وقت کا ہتھیار ہے کیون شایع نہ کر دیا کہ فلان فلان بدچلن ہین۔ منافقانہ طور پر بیعت مین داخل ہو گئے تہے۔ اب ہم نے ان کا بدچلن ہونا معلوم کر کے سلسلۂ بیعت سے خارج کر دیا ہے جیسا کہ آپنے اپنے لائق بیٹے کو عاق کرنا۔ اور عاجزہ اور عمر رسیدہ بیوی کو طلاق دینا صرف اسقدر گناہ کے بدلے کہ وہ آپ خیالی زوجہ دختر احمد بیگ کا دوسرے سے نکاح ہو جانے پر راضی یا ساعی تہے بذریعہ اشتہار[1] مشتہر کر دیا تہا۔ اور کئی بار اپنی زوجہ کا حاملہ ہونا مشتہر کر دیا جو برخلاف عام رسم شرافت ہے۔

وازانجملہ نمبر ۴ یہ ہے کہ کادیانی نے اسی اشتہار کے صفحہ ۶ مین کسیکا یہ اعتراض کہ آیندہ قسم کہا جانے پر آتہم کی موت کے لئے ایک سال کی میعاد کیا ضرورت تہی نقل کر کے اس کے جواب مین **ایک بات** یہ کہی ہے کہ یہہ میعاد الہام سے مقرر ہو چکی ہے۔ اسمین چون وچرا کرنا نہایت بیجا و گستاخی ہے۔ پہر صفحہ ۷ مین **دوسری بات** یہ کہی ہے کہ اگر عبد اللہ آتہم یہ اقرار کر لین کہ مسیح ابن اللہ ان کو ایک سال تک نہین بچا سکتا تو ہم اس اقرار کے بعد تین ہی دن منظور کر لین گے۔ یہ دوسری بات اپنے اشتہار دو ہزار مین بہی بصفحہ ۴ لکہی ہے۔

اے حضرات ناظرین ان باتون کو آپ توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے تو ایک کو دوسرے کے مکذب پائین گے۔ **پہلی بات** مین صاف تصریح ہے کہ یہہ تحدید و تعیین الہامی ہے۔ اسمین تبدیلی ممکن نہین

[1] وہ اشتہار یہ ہے جسکو ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو کادیانی نے حقانی پریس لودہانہ مین چہپوا کر مشتہر کیا

بلند تبدیلی کی درخواست کرنا گستاخی ہے۔ لہذا وہ دوسری بات کی کذب ہے۔ اور صاف بتاتی ہے کہ ایک سال کی جگہ پہ تین دن مقرر کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور دوسری بات مین کادیانی نے جو اس پیشگوئی کو وعدہ کیا ہے تو اسمین جھوٹ بولا اور دہوکا دیا ہے۔ دوسری بات مین صاف کہا گیا ہے کہ عبداللہ ثم کا اقرار نکہ پر اس میعاد ایکسال کا تین دن سے بدل جانا ممکن ہے۔ اور اس تبدیلی کے لئے کادیانی کو اختیار حاصل ہے۔ لہذا وہ پہلی بات کی بلند ہے۔ اور صاف بتاتی ہے کہ وہ تحدید تعیین الہامی نہین ہے۔ الہامی ہوتی تو اسمین تبدیلی ممکن نہوتی۔ اور یہہ تعارض و تخالف دونون باتون کا اسبات پر دلیل ہے۔ کہ ان مین الہام کا دخل ہی نہین۔ جو ہے سو شیطانی احتلام ہے۔ اور کادیانی کا ڈھکوسلہ کادیانی کے دام مین عقل کے اندہے۔ گانٹھ کے پورے پنسے ہوئے ہین۔ وہ اونکو جو کچھ کہتا ہے۔ وہ اسکو بے سوچے مان لیتے ہین۔

پہلی بات کے جواب مین یہہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہہ بات آپکی وہ شخص مان لیگا جو آپ کو الہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ولا یحد اللہ اجرہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ان اللہ سمیعا علیما

اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالفین بتعین الہی مرزا احمد بیگ

چون بدنان تو کرے اوفتاد ✦ آن زدندانے بکن اے اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس ملعون نے ایک دینی خصومت کے بیچ مین یہ دعوی کیا تھا کہ ایک نشان کے مقابلہ کے وقت اپنی ایک لڑکی مرزا احمد بیگ ولد مرزا گامان بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلان کی نسبت بحکم والہام الہی اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالی کی طرف سے یہی مقدار قرار دیا گیا ہے کہ وہ لڑکی اس پیشگوئی کے کامین آنیکی خوف سے ہی بکر ہونیکی حالت مین آجائے۔ اللہ تعالی نے یہہ کرکے اسکو ذلیل طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار مین درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہہ ہوا کہ مرزا الہیا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور مین ہے اسکی ثانی صاحبہ جنہون نے اسکو بیٹا بنایا ہوا ہے وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئی ہین۔ اور یہہ سارا کلام اپنے ہاتھ مین لیکر اس تجویز مین ہین کہ عدت کے دن یا اسکے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جاوے اگر یہہ اکثر دن کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمین درمیان مین دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور آپ کی اس تحدید میعاد کو الہامی مان چکا ہو۔ ایسا شخص آپ پر اعتراض ہی کیون کرے گا۔ اور جو معترض ہے وہ تو آپکو ملہم اور آپ کی کلام کو الہام نہین مانتا۔ بلکہ آپکو دجال کذاب اور آپکے الہام کو احتلام شیطانی جانکر یہ اعتراض کرتا ہے۔ پہر کیا اسکے جواب مین آپکا اس بات کو پیش کرنا صحیح ہے۔ ہرگز نہین۔ آپ مین کچہہ بہی شرم ہوتی تو اُس کے جواب مین آپکیطرف سے یہ بات پیش نہ کیجاتی۔ دوسری بات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ قسم کہانیوالی کی تحدید میعاد ایک سال کی حتمی نہین ہے۔ اسکا بدل دینا آپکے اختیار مین ہے۔ اس سے ہمکو حق پیدا ہو گیا ہے کہ جو قسم ہم آپ کی درخواست پر کہانا چاہتے ہین اسکی میعاد سزا بصورت ناراستی تین دن ہی مقرر کرا دین۔ اس بات کو آپ اور جملہ ناظرین یاد رکہین۔ یہہ نوٹس لینے (یاد رکہنے) کے لائق ہے۔

وازانجملہ نمبر ۵ یہ ہے کہ اسی اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۲۱ آپنے یہ دعویٰ کو خوف اور ایمان لانے کے وقت کافرون سے دنیوی عذاب ملجایا کرتا ہے" پیش کرکے اسکی تمثیل و تائید مین قریب الغرق

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۵

امر ربی تہا۔ اور وہی اسکو اپنے فضل و کرم سے ظہور مین لاتا مگر اسکام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تہی۔ اور ہر چند سلطان احمد کو سمجہایا اور بہت تاکیدی خط لکہے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائین ورنہ مین تم سے جدا ہو جاؤن گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہین رہیگا۔ مگر انہون نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجہہ سے بیزاری ظاہر کی اگر انکی طرف سے ایک تیز تلوار کا بہی مجہے زخم پہنچتا تو بخدا مین اسپر صبر کرتا۔ لیکن انہون نے دینی مخالفت کرکے اور دینی مقابلہ سے آزاد کر کے مجہے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دلکو توڑ دیا کہ مین بیان نہین کر سکتا اور عمداً چاہا کہ مین سخت ذلیل کیا جاؤن سلطان احمد ان دو بڑے گناہون کا مرتکب ہوا۔ اول یہ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفون کا حملہ ہوا۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکہی تہی۔ اس امید پر کہ یہہ جہوٹے ہو جائینگے۔ اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفون کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے مین کچہہ فرق نہین کیا۔ اور اس نادان نے یہ نہ سمجہا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے وہ اپنے بندے کو کبہی ضائع نہین کریگا اگر سارا جہان مجہے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ

کشتیون کے دعا و عاجزی سے بچ جانے اور مکہ کے کافرون سے عذاب جہوٹی وعدہ ایمان پر قحط ٹلجانیکو ذکر کرکے
اسپر ہمسے حلفی شہادت کی درخواست کی ہے۔ اس کے جواب مین ہم کادیانی کو کہتے ہین اور اپنے ناظرین
کو اطلاع دیتے ہین کہ قریب الغرق کشتی والے کافرون سے غرق ہونیکا عذاب اور مکہ والے کافرون سے قحط کا
عذاب بیشک تضرع و وعدۂ ایمان سے ٹلایا گیا۔ مگر یہ عذاب قطعی موعود نہ تہا لہذا ایسے نظایر کو کادیانی کا
پیش کرنا مسلمانون کو دہوکا دینا ہے۔ اور اس سے اپنا دجال ہونا ظاہر کرنا ہے۔ اور جو عذاب خدا کی طرف
سے قطعی موعود ہوا ہے۔ اور اسمین ہلاکت کا وعدہ دیا گیا ہے وہ کبہی نہین ٹلا۔ اسپر ہم قسم کہانیکو
حاضر و مستعد ہین۔ مگر پہلے کادیانی وعدہ کرے کہ درصورت ہماری قسم کے ناراست ہونے جو اثر اس کا
ہمپر پڑیگا وہ تین ہی دن مین ظاہر ہوگا۔ جیسا کہ کادیانی نے عبداللہ آتہم سے بہی وہ وعدہ کیا ہے اور
اسکا ذکر ابہی قول نمبر چہارم مین ہو چکا ہے۔ اور یہ بہی بتادے کہ وہ اثر کیا ہوگا۔ اور وعدہ کرے کہ
درصورت ظاہر نہونے اس اثر کے کادیانی اس سزا کو جو ہم تجویز کرینگے منظور کریگا۔ اس منظوری کے بعد
ہم اس کے لئے سزا مناسب تجویز کرینگے جس سے روز کی جہگڑون سے اسلامی دنیا کو امن حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶

سے مجہے تہام لیگا۔ کیونکہ مین اسکا ہون اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجہے جو مین اسکا باپ ہون سخت
ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندہی۔ اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور
میرے دینی مخالفون کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکہی سو چونکہ اسنے دونون طور کے گناہون
کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بہی چہوڑ دیا اور اپنے باپ کا بہی اور ایسا ہی اس کی دونون والدہ نے
کیا۔ سو چونکہ انہون نے کوئی تعلق مجہسے باقی نہ رکہا اس لئے مین نہین چاہتا کہ اب انکا کسی قسم کا تعلق مجہسے
باقی رہے اور ڈرتا ہون کہ ایسے دینی دشمنون سے پیوند رکہنے مین معصیت نہو۔ لہذا مین آجکی تاریخ سے
کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہون کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے
باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنیکی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہین اس کو موقوف
نہ کردیا۔ اور جس شخص کو انہون نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اسکو رد نہ کیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح
ہوگیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور اسی روز سے اسکی والدہ پر

واضح ہو کہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ کی تاریخ ناظرین کے یاد ہوگی جس کو مباہلہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس تاریخ کے ۲۱ دن پہلے ۸ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ کو عبداللہ آتھم کا انتقال ہوا۔ اس پر مرزا قادیانی نے اپنے مخلص مریدوں کے اس سوال کا کہ آپ کی پیشگوئی کا کیا ہوا جواب دیا کہ عبداللہ آتھم پر واجب نہیں تھا کہ میری پیشگوئی سے ۱۵ ماہ کے اندر مرتا۔ بلکہ اس کو عذر ہے لوگ یہ ہے کہ وہ میری پیشگوئی کے اثر سے نہ مرا بلکہ میرے ڈر سے مرا۔ اور اس عذر کی وجہ سے جو اس نے رجوع کیا تھا اس کو بھی فسخ کر دیا۔ لہذا اس کا یہ ثبوت عبداللہ آتھم پر ہے کہ وہ پیشگوئی سے نہیں ڈرا۔ بلکہ قانون سے ڈرا ہے۔ جیسے اگر کوئی کسی کے گھر میں مداخلت بیجا کرتا ہوا پکڑا جاوے۔ اور وہ اس امر کا اقرار بھی کر جاوے کہ میں اس گھر میں بلا اجازت داخل ہوا مگر اسکے ساتھ یہ عذر کرے کہ میں صرف حقہ پینے کے لئے آگ لینے گیا تھا تو وہ صرف اتنی بات کہدینے سے جرم مداخلت سے بری نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس پر اسباب کا بار ثبوت ہوتا ہے کہ وہ چور نہیں بدچلن نہیں صرف آگ لینے گیا تھا۔ نہ کسی اور بدنیت سے۔ اس بات کو کسی ہوشیار جج سے پوچھیں گے تو یہی جواب قانونی پاویں گے۔

حضرات ناظرین! اسمیں کادیانی نے یہ دعوا کیا ہے کہ مسلمان پر مہدی موعود مسیح

---

(۱) یہ بات صاحب کی صفحہ ۱۴۷ پر ہے۔ یہ بیوی کی سیلی ہے جو اسکو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہیگا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی اور قرابت اور ہمدردی اور ہر جا میں اور کسی نیکی بدی میں رسم و رسوم شادی اور ماتم میں ان سے شرکت نہیں رہیگی کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے اور ہم سے بررا منی ہو گئے۔ سو اب ان کی کچھ تعلق رکھنا انتظام اور ایمانی غیرت کے برخلاف اور ایک بیوقوفی کا کام ہے۔ مومن دین نہیں ہوتا ہے ۔ جن بود خویش ما دیانت و تقوی ۔ قطع رحم باز سودت قریبے ۔

والسلام علی من اتبع الہدی ۔ المشتہر مرزا غلام احمد لودہانہ ۱۰ مئی ۱۸۹۱ء ۔ حقانی پریس لودہانہ ۔

اس اشتہار کادیانی کو ہمنے اگست ۱۸۹۱ء میں دوبارہ چھپوا کر مشتہر کیا۔ تو کادیانی نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۶۷۲ میں اسکو تصدیق و تسلیم کیا۔

مسعود مجدد۔ محدث وغیرہ کہلاکر اپنے دعوے کے ثبوت کیلئے صرف قانونی شہادت کو پیش کیا اور جج و بیرسٹر کا حوالہ دیا کسی آیت قرآن یا حدیث یا امام مذہب کو پیش نہ کیا جس سے اسلا دعوے ثابت ہوتا۔ کہ عبداللہ آتھم اسکی پیشگوئی سے ڈر گیا تھا۔ اسلام میں تو بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے۔ نہ مدعا علیہ پر۔ جو لوگ اسکو مسلمان اور مسیح مہدی سمجھتے ہیں انپر افسوس ہے کہ وہ اسکی ایسی بیہودہ باتوں پر بھی اسکو شرمندہ نہیں کرتے اور اسکو فریبی جانداس سے دست بردار نہیں ہوتے۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ مہدی مسیح ہو کر بجائے آیت و حدیث انگریزی قانون پیش کرتا ہے۔ پھر یہ کیونکر مہدی و مسیح ہو سکتا ہے۔

دوسرا یہ دھوکا کہ یہ خطیر پیشگوئی تھی اور اسکے مخالف نہیں ہوتے تھے کیونکہ عبداللہ آتھم کا اقرار و اظہار کہ میں کادیانی کو [illegible] اس شخص کے قرار کی تعدیل نہیں ہے جس نے کسی کے حق میں بات کہی کہ فلاں کافر یا ملعون ہے۔ اور یہ تعدیل ہو کہ میں اسے بیٹے یا بیٹا۔ یہ شخص [illegible] بات دوسرے ہیں جانیکا اقرار ہو کہ اس جرم کو ایک فعل جائز بناتا ہے۔ اور نیت بات ہے۔ اسکو جرم کی حد سے خارج کرتا ہے۔ اسلئے اسپر اس فعل کے جایز اور نیک نیت کا ثبوت دینا [illegible] ہے۔ سبحان عبداللہ آتھم کہ اپنے فعل [illegible] کے اقرار میں کادیانی سے [illegible] ہوا اپنے ایسے زبردست اقراری نہیں ہوا جسکو ابہام یا پیشگوئی سے تعلق ہو۔ بلکہ وہ اس سے معاہر بلکہ قبائن خوف ہونے کا دیانی۔ کے فرستادہ قانون سے [illegible] اس خوف کے اقرار میں کادیانی سے دعوے خوف کا اقرار پایا نہیں جاتا اور نہ اس دعوے کے خلاف کا بار ثبوت قانوناً عبداللہ آتھم پر ہے۔ بلکہ اگر کادیانی عبداللہ آتھم پر زیادہ [illegible] اقرارات ہندستانہ دائر کرے اور یہ کہے کہ اس نے مجھے ناحق قاتل اور خونی بنایا ہے تو اسوقت بار ثبوت اس امر کا کہ جو لوگ عبداللہ آتھم کو مارنے کے لئے کئی دفعہ تلوار ہوئے تھے وہ کادیانی کے فرستادہ تھے عبداللہ آتھم پر ہوگا۔ کادیانی کے اس دعوے کا ثبوت کہ عبداللہ میری پیشگوئی کے نہیبی اثر سے ڈرتا تھا کادیانی پر ہے نہ عبداللہ آتھم

پر جسنے کادیانی کے دعوے کے برخلاف اور قسم کے ڈر نیکا اعتراف کیا ہے نہ عین اس خوف کا جس کا کادیانی کو دعوے ہے یا اسکی جزء یا اسکے ماتحت شاخ کا۔

حضرات ناظرین! آپ جس جج یا بیرسٹر سے پوچھینگے یہی قانونی جواب پائینگے۔ اور اس بات پر بیان دینگے کہ اس نظیر و بنا پر کہ نہین کادیانی نے دھوکا دیا ہے۔ اور یہ شخص بڑا ہی زبردست کا باز جیلہ ساز ہے۔ دھوکا بازی حیلہ سازی کے سوائے اسمین کوئی کرامت یا لیاقت نہین ہے۔ اور اس کے شیدا بھی مان لینگے کہ اسکی دھوکا بازیون کو کھولنے اور ظاہر کرنیوالا بھی اس وقت انشاء اللہ تعالیٰ ہے۔ جو اسکی باتون کے تہ کو پہنچتا ہے۔ اس بحث کے بعد انشہار جا۔ ہزاروین کادیانی نے قسم کے متعلق عدالتون سے مذہبی بحث کی ہے اسکے متعلق جو مناسب تھا ہم تکملہ سے پہلے اصل مضمون مین بصفحہ ۱۲ اور غیرہ لکھ چکے ہین۔

واز انجملہ نمبر ۷ جو گورنمنٹ کے (جسکے ہاتھ مین کادیانی کے جرم تخویف مجرمانہ کی سزا ہے۔) اور جملہ ناظرین کی (جنکے اختیار مین کادیانی کے مہم ہونیکا فیصلہ ہے۔) توجہ کے لائق ہے۔ یہ ہے کہ انتہار چار ہزار کے صفحہ کے حاشیہ دوم کے اخیر سطر مین لکھا ہے کہ ان کے (یعنے عبداللہ آتھم کے) حق مین موت کی پیشگوئی انہی کی درخواست کی تھی نہ خود بخود۔ کیونکہ انہون نے الہامی نشان مانگا تھا۔"

حضرات ناظرین! اس قول سے کادیانی نے ہمارے اس بیان کی تصدیق کی جو نمبر ۵ جلد ۱۲ کے صفحہ ۲۳۱ مین ہو چکی ہے کہ یہ پیشگوئی کادیانی ایک طالب نشان (عبداللہ آتھم) کو نشان دکھانیکے لئے کی ہے جو درحقیقت اس کے لئے نشان نہین ہو سکتی جسکی تفصیل و بیان بصفحہ مذکورین بخوبی ہو چکی ہے۔ و بہذا اس قول مین یہ کادیانی سخت دھوکا دیا ہے جو کمال توجہ گورنمنٹ کے لائق ہے بیشک عبداللہ آتھم نے کادیانی سے آسمانی نشان اور معجزہ طلب کیا تھا۔ اور اسکے دیکھنے کے بعد ایمان لانے اور مسلمان ہونے کا وعدہ بھی اس نے کیا تھا مگر یہ سوال نہ کیا تھا کہ بتاؤ میری موت کب ہوگی بلکہ اسکے برخلاف ایسے نشان کا سوال کیا تھا جسکو وہ زندہ رہکر دیکھ سکے۔ اور اسکو دیکھکر ایمان لاوے ایسے شخص کو ایسے سوال کے جواب مین یہ کہنا کہ تو ایمان لے آوے ورنہ تو مارا جائیگا تخویف مجرمانہ ہے۔ اور ایک حرامزادگی کی بہری ہوئی

* یہ نوٹ جو ہمنے سرخی لعنت اللہ کے بعد لکھا تھا اسکو اب ہم نے کادیانی ہی کی الہامی ڈکشنری سے نکالکر استعمال کیا ہے حرامزادہ کے متعلق سوال و جواب ملاحظہ ہون۔ جو صفحہ ۱۶۰ سے شروع ہے۔

دیکھی ہے۔ نشان آسمانی طالب نشان کے لئے اسی کی موت نشان ہو تو وہ اسکو دیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے وہ نشان کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا مرنیکے بعد وہ اسکو دیکھ سکتا ہے اور اسپر ایمان لا سکتا ہے

رسالہ انوار الصوفی میں نے کادیانی نے بہت سی عجیب گل کھلائے ہیں۔ مگر ہم اس تکملہ میں انکا ہر فرد چند مثالیں پیش کرتے ہیں سب کی نظر انداز کرتے ہیں۔

ازانجملہ ایک یہ نمبر ۸ ہے۔ جو اس کے صفحہ ۲۶۵ کے حاشیہ میں بجواب اس سوال کے جو ان کو شیخ سعد اللہ لودھانوی نے کہ اگر ڈائٹ صاحب کے موت کے سبب ڈاکٹر کلارک ماویہ میں پڑے ہیں تو تسکیم کرنا لیں کہ ایک ہی زہر کے فوت ہو جانیکے سبب تم اور تمہارے نورالدین ماویہ میں نہ پڑے۔ کہا ہے کہ مولوی نورالدین کا بچہ نادان تھا۔ وہ زہر کے خطا میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اسکے بعد حاشیہ در حاشیہ میں کہا ہے کہ اس تحریر کے بعد مجھپر غنودگی نے غلبہ کیا اور میں سو گیا۔ تو خواب میں دیکھا کہ مولوی نورالدین کی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو انہوں کہتے ہیں حکیم صاحب کو کہا کہ خدا نے عوض محمد احمد (یعنی متوفی لڑکے) ایکو یہ لڑکا دیا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا (اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا کیطرف سے ہو سکتا (سعدی کا) جواب ہے

ناظرین! ان دنوں جب آپکو یہ الہام ہوا ہے حکیم صاحب کی گھر والی حاملہ تھی اس حمل کی امید پر آپنے یہ الہام گھڑ لیا تھا اور یہ سوچا کہ لڑکا ہوا تو میرا الہام سچا ہوگا ورنہ کہہ دیا جاویگا کہ بچہ اپنے گھر والی کے (دو تین حملوں کی نسبت کہا گیا ہے۔)

حضرات ناظرین! سعد صاحب کے اس سوال کے جواب میں جو کچھ کادیانی نے کہا ہے وہ بھی غلط ہے۔ سعد صاحب نے یہ نہ کہا تھا کہ بچہ بھی زہر میں داخل تھا اور اسلئے مرا۔ نہ سکے نے، یہ ہوا ہے۔ کادیانی نے تو یہ اعتراض کیا تھا کہ جیسے ڈائٹ کے مرجانا ڈاکٹر کلارک کے لئے غم والم کے سبب ماویہ بنایا گیا ہے ویسا ہی اس بچہ شیر خوار کا مرجانا حکیم نورالدین کے غم والم کا باعث ہوا۔ اور ان کے ذریعہ سے آپکے غم والم کا باعث ہوا۔ اور اس سبب سے آپ دونوں کو ماویہ نصیب ہوا۔ اب بتاؤ اس اعتراض کے جوابین کادیانی کا یہ کہنا کہ بچہ داخل فریق نہ تھا ہو گا اور مغالطہ نہیں تو اور کیا ہے۔

اس جواب کے بعد جو آپنے متوفی لڑکے کے بدلے دوسرا لڑکا پیدا ہونے کا الہام سے مژدہ دیا تہا وہ ڈہکوسلہ نکلا۔ تہوڑے دن ہوئے ہین کہ حکیم صاحب کے مشکوے معلی مین دختر پیدا ہوئی ہے پس یہ وار تو خالی گیا آیندہ دیدہ باید کہ شتر بکدام پہلو نشیند۔

ازانجملہ نمبر ۹ ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۲۷ کے حاشیہ مین سعدی صاحب کے اس اعتراض کے جواب مین کہ اگر مباحثہ کے بعد دو پادری بیمار ہو گئے ہین۔ تو تم بہی تو اکثر بیمار رہتے ہو۔ کہا ہے کہ اگر اس عرصہ مین مین بیمار رہا۔ تو تمام عربی کتابین کس نے لکہی ہین۔؟

ناظرین! کیا یہ جواب مغالطہ نہین ہے؟ اے حضرات منصفین کیا یہ امر ممکن بلکہ واقع نہین ہوا کہ کتاب کوئی لکہے اور نام کسی کا ہو جن لوگون کو آپ (اے کادیانی صاحب!) صدہا روپیہ نوٹ کے دیچکے ہین۔ وہ آپکو عربی عبارت کی کتابین۔ (جو واقع مین اردو اور کچالوون کے پکوڑے تلے ہوئے ہین عربی خالص کی ایک کتاب بہی انمین نہین ہے) بنا کر نہین دیتے۔ تو وہ روپیہ کس بات کا پاتے ہین۔ کیا وہ آپکو مالش کرتے رہتے ہین۔ ہم تو معما ہی رکہتے مگر اور لوگ اس کو کہول چکے ہین۔ اور صاف بول چکے ہین۔ کہ آپکی عربی کتابین ایک شخص شامی (محمد سعید نامی) طالب العلم مدرسہ سہارنپور کی تالیف ہین یہی وجہ ہے کہ ان کتابون کی عربی عرب کی عربی نہین۔ بلکہ سہارنپوری اور ہندی عربی ہے۔ جیسا کہ شامی صاحب کا وہ خط جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱ مین منقول ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب سے شامی صاحب وطن کو چلے گئے تب سے ان کا عربی کا قافیہ تنگ اور ناطقہ بند ہو گیا ہے۔

شامی کے علاوہ بہت سے **مصنوعی** فاضل آپکے ماتحت ہین وہ بہی آپکو عربی نویسی مین ضرور مدد دیتے ہونگے۔ آپکی عربی نویسی تب لائق تسلیم ہے جبکہ آپ کسی مجلس مین مخالفین کے سامنے بیٹھکر عربی لکہین۔ اس بات کی طرف آپکو بلایا گیا۔ تب بہی آپنے حوصلہ نہ پایا۔ اس سے بہی عام یقین ہو گیا ہے کہ وہ عربی آپ کی نہین پرائی ہے۔ ہمارے دوست رعنا لاہوری اخبار **درۃ الاسلام** کے نمبر ۲ جلد اول مین یون رقمطراز ہین۔

مرزا غلام احمد کادیانی
اور
اس کے الہام شیطانی

پہلے ہم مرزا صاحب کی بیہودگیوں اس رسالہ کے متعلق جو عبداللہ آتھم پر کیجیہ کلمہ نکلے جسمین وہ کذاب ثابت ہو چکے ہے۔ چونکہ ہم جھوٹے کو قبر تک پہنچانا چاہتے ہین۔ اسواسطے اب ہم اس کے رسالہ عربی کے متعلق بھی کچھ لکھتے ہین تاکہ خود مرزا صاحب اور انکے پیروون کا جو دعوے ہے کہ یہ کتاب ایک معجزہ اور الہامی ہے۔ اس سے باز آئین۔ اسپر بھی مرزا صاحب اور ان کے پیرو اگر ایسے خرافات سے باز آئین اور نہین اپنے دعوے لایعنی پر قایم رہنا چاہین تو ہم دو میدان بنکر آئین اور ہمارے حکمی تعمیل کرنے ہماری اس تحریر کو غلط ثابت کر دکھائین۔ نہین تو ہر کہ بکمال دنیا یہ سمجھیگی کہ مرزا صاحب نے جو کچھ گو ہمنے پر دعوہ کردی اور ہماری کل تحریر کو مان لیا اور اپنے عجز و کم علمی کے معترف ہوئے۔ بلکہ ناہی تاید بجاند ہوگا۔ کہ اگر مرزا صاحب ہماری تحریر کے موافق لاہور آئے تو ان کے کل اخراجات سفر معہ اسکے دو چار حواریون کے خرچ کے ہم کفیل ہونگے۔ اور مکان وغیرہ کی اور ہر ایک طرح کی مرزا صاحب اور ان کے ہمراہیون کو آسایش دین گے۔ اب ہم رسالہ عربی کے متعلق کچھ لکھتے ہین۔ جو رسائل عربی کہ مرزا صاحب کے نام سے منسوب کئے جاتے ہین۔ وہ در اصل مرزا صاحب کے لکھے ہوئے نہین۔ بلکہ مولوی محمد سعید صاحب بلالبسی الحکیم نور دین صاحب بھیروی پیرو ہی اکثرون کا خیال ہے۔ کہ یہ رسالہ انکی جودت طبع کا نمونہ ہے۔ مگر ہم بوثوق کہتے ہین کہ حکیم صاحب کا لکھا ہوا نہین۔ بلکہ محمد سعید بلالبسی کا لکھا ہوا ہے۔ اور جسپر مرزا صاحب بڑے غرور سے اترا رہے ہین۔ اور طرفہ یہ کہ ایلاگفت و احمق باور کرد۔ اس کے حوالی بسبات کو مانتے ہین کہ یہ مرزا کی تحریر ہے۔ اس غیر کی تحریر کو مرزا صاحب کی طرف منسوب کرنا اور اس کے مقابلہ مین کوئی کمی بات کہنا اسی طرح کی جو ابی بیسارہ ہین کسی مضمون پر کوئی رسالہ لکھے۔ تو اسکو اسقدر انعام دیا جائیگا۔ اس رسالہ مین گو سرسری نظر سے کوئی قم

† - اس فقرہ کا مطلب معلوم نہین ہوتا۔ سرسری نظر سے بعضی اغلاط ظاہر ہوتے ہین۔

(عبارت عربی مین نہ کہ نفس مضامین رسالہ مین) معلوم نہین ہوتا۔ مگر غالبًا بہ نظر تعمق خوض کرنے سے اکثر اغلاط صرف و نحو کے (انشاء اللہ تعالے عنقریب ہی) اسکا بخوض و تعمق مطالعہ کرکے اسکے اغلاط ظاہر کئے جائین گے۔) ظاہر ہوجائین گے۔ ہمین اس امر سے کوئی بحث نہین کہ یہ رسالہ محمد سعید صاحب طرابلسی کا یا مولوی حکیم نوردین صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ یا مرزا صاحب کا چونکہ ہمین عرصہ سے مرزا صاحب کا منبع علم عربی (شاید بطریق علم لدنی) مرزا صاحب کو حاصل ہوا ہو۔ تو وہ علیحدہ بات ہے اگر فی الواقعہ مرزا صاحب کو اب علم لدنی حاصل ہوگیا ہے تو مرزا صاحب پر واجب ہے۔ کہ بہت جلد اس بدظنی کو جو عام لوگون کو مرزا صاحب پر ہے دور کرین۔ اور ہماری خواہش کے مطابق کاربند ہون اور لاہور آکر مجمع عام مین ایک دو ورقہ عربی عبارت کا لکھدین) معلوم ہے اس واسطے ہم بڑے دعوے سے یہ رائے پیش کرتے ہین کہ مرزا صاحب عام مجمع مین جسکا انتظام (مرزا صاحب اور انکے ہمراہیان کے انواجات و آسایش (حفظ ادب وغیرہ) کام بخوبی کیا جائیگا۔ صرف دو ورقہ معمولی تقطیع ۲۰-۲۶- کی لبعبارت عربی (جسکا اردو مضمون اسی وقت مرزا صاحب کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اپنی خاص دستخطی تحریر فرمادین۔ پھر اس دو ورقہ کو علماے ذیل کی خدمت مین پیش کرکے رائے طلب کیجاویگی۔ کہ آیا مرزا صاحب نے یہ عبارت درست تحریر فرمائی ہے یا غلط۔ (اسکے بعد رعنا صاحب نے علماء کے نام درج اخبار کئے ہین۔ اس کے بعد کہا ہے) ہمین امید قوی ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریون کو بھی ایسے فضلا کے منصف مقرر کرنے مین انکار نہوگا ہمارے خیال (بلکہ کل اون اشخاص کے خیال مین جنکا یہ دعوے ہے کہ یہ رسالہ مرزا صاحب کا لکھا ہوا نہین۔ بلکہ محمد سعید صاحب طرابلسی یا مولوی حکیم نوردین صاحب بھیروی کا لکھا ہوا ہے۔) مرزا صاحب پر فرض ہے کہ وہ اس بات کو فی الفور منظور کرکے مجمع عام مین صرف دو ورقہ عربی عبارت [illegible] درکار پبلک کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچائین۔ اور اپنا علم سلم [illegible] فی الواقعہ یہ رسالہ تیرہ ہی لکھا ہوا ہے نہ کسی اور کا۔ ہم یقینًا بڑے دعوی سے یہ تحریر کرنے کی جرأت کرتے ہین کہ مرزا صاحب کبھی بھی مجمع عام مین تشریف نہین لائینگے

اور نہ انہین اسقدر علم عربی مین (بلکہ فارسی زبان مین بھی چندان لیاقت نہین رکھتے۔ البتہ اردو تحریر کے منشی ہین نہ کہ عربی فارسی کے عالم) ملکہ ہی حاصل ہے کہ بلا جھجک مجمع عام مین آسکین۔ اور ان خیالات عامہ کا دفعیہ کرسکین۔ مرزا صاحب کا اگر (گو اس بات کی ہمین کبھی بھی امید نہین ہوسکتی کہ مرزا صاحب مجمع عام مین تشریف لانیکا وعدہ فرمائین یا تشریف لائین کیونکہ ہمین پہلے کئی دفعہ اسبات کا تجربہ دہلی۔ لودہانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیرہ کے مباحثہ مین ہوچکا ہے۔ جہان مرزا صاحب بمقابلہ مولینا مخدومنا مولوی ابو محمد حسین صاحب محدث بٹالوی مدظلہ کے مجمع عام مین تشریف لانے مین لیت ولعل کرتے رہے۔ اور کبھی بھی مقابلہ مین نہ آئے۔) مجمع عام پر تشریف لاکر عام کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچانیکا ارادہ تو باین پتہ (ایم۔ ای۔ آر۔ رعنا لاہور معرفت منشی فخرالدین پریس لاہور) اطلاع دین۔ تاکہ تاریخ و مقام مجمع بتراضی طرفین مقرر کرکے اعلان عام جاری کیا جائے۔ اور جسپر مرزا صاحب کو اعتماد ہو اس کے پاس مرزا صاحب کے اخراجات کی رقم جمع کرادیجائے۔ تاکہ مرزا صاحب کو اس بات سے اطمینان رہے کہ دین کے ضائع (جو کہ پہلے ہی ضائع ہوچکا ہوا ہے۔) ہونے کے ساتھ دنیاوی نقصان بھی ان کو نہ ہوگا۔ جسکے وہ ازحد دلدادہ و فریفتہ ہین۔ والسلام علی من تبع الہدی۔

ایم۔ ای۔ آر۔ رعنا لاہور۔

اس تحریر نوجوان رعنا کا کادیانی نے (جہانتک ہمکو معلوم ہے) ابتک کوئی جواب نہین دیا۔ اور اس چیلنج (طلب مقابلہ) پر مقابلہ کرنا نہین چاہا۔ جس سے گویا تسلیم کرلیا کہ واقعی وہ تحریرات عربیہ غیر کی ہین۔ یا بمدد غیر لکھی گئی ہین۔

واز انجملہ یہ نمبر ۱ ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۲۹ و صفحہ ۳۰ و صفحہ ۳۱ مین خاندان صوفیہ و سادات سے (مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور صوفی عبدالحق صاحب غزنوی) کو مخاطب کرکے ان شستہ و شائستہ و شریفانہ و پاکیزہ الفاظ سے کادیانی صاحب نے مخاطب فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ عبداللہ آتہم کو قسم دینے کے بغیر کادیانی کو شکست یافتہ کہین تو وہ حلال زادہ و نیک ذات

نہین۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس راہ کو اختیار نہ کرے۔" اگر وہ ولد الحرام نہین ہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے کھڑے ہون۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ کون اس فیصلہ کے لئے بلا توقف سعی کرتا ہے۔ اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہے؟"

حضرات ناظرین! ان الفاظ طیبہ کی نسبت جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہین وہ ہم مستقل مضمون "حرام زادہ" کے متعلق سوال و جواب مین کہین گے۔ اسمقام مین ہم آپکو صرف اس سوال کی توجہ دلاتے ہین کہ کیا آپ لوگون کے نزدیک ان الفاظ کے ساتھ کادیانی ایک ادنے درجہ کا مہذب یا مسلمان یا انسان کہلانیکا مستحق ہو سکتا ہے۔ اور کبھی کسی شریف مہذب یا مسلمان یا انسان نے اپنی تجویز یا فیصلہ کی نسبت یہ دعوی کیا ہے کہ جو شخص اسکو نہ مانے وہ ولد الحرام یا حرامزادہ ہے۔ اس سوال کا جواب اگر آپ بشق اثبات دین تو ہمکو کم سے کم ایسے شخص کی نشاندہی کرین۔ اور اگر جواب بشق نفی دین تو پھر بتادین کہ ان الفاظ کے ساتھ آپ لوگون کا کادیانی کو بلیم ولی مسیح مہدی مان لینا کب زیبا ہے۔ ہمارے اس سوال کے مخاطب خصوصیت کے ساتھ وہ حضرات اربعہ مین جنکے نام نامی اوپر مین ذکر ہو چکے ہین

ازانجملہ یہ نمبر ۱ ہے جو صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ رسالہ مذکور مین صوفی عبدالحق غزنوی کو مخاطب کرکے آپنے فرمایا ہے کہ تم اپنے نکاح کو انعام الٰہی کیون سمجھتے ہو۔ تمہارا بھائی فوت ہو گیا اور اسکی فرسودہ رانڈ تمہارے نکاح مین آئی۔ تمام عمر باکرہ نصیب نہوئی۔ یہ کیا نعمت ہوئی جس مین یہ تعریض و اشارہ بھی ہے۔ کہ ہمارے پاس نوجوان باکرہ ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اولاد کے لئے دن رات ہمت کرتے رہو کوئی مُردہ لڑکی ہی پیدا ہوئی تو کہنا۔ اور فرمایا کہ مجھکو یہ بشارت ملی ہے انا نبشرک بغلام یعنے ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہین جسنے آپنے جتایا ہے کہ ہماری دن رات کی ہمت بار آور ہو گی۔

حضرات ناظرین! خصوصا اربعہ مذکورین صدر اور انکے علاوہ میرناصر نواب جنکی دختر نیک اختر کادیانی کی گھر والی ہے) یہ الفاظ بھی آپ لوگون کے توجہ کے لائق ہین۔ کیا وحی و الہام کی علامت یہی ہے۔ کہ باکرہ عورتون پر فخر کرین۔ اور سپنشیل ڈیوٹی کے حالات ذکر کرین

اور اس کی نتائج بتاوین - ولایت الہام کی علامت یہی ہے - تو بخش گو اوباش کیون بدنام ہین - وہ تو پہر اول درجہ کے ولی و ملہم مانے جانے چاہیئے - یہہ الفاظ گورنمنٹ کے نوٹس لینے کے بہی لائق ہین - میر ناصر نواب صاحب اسکا نوٹس نہ لین تو کمال شرم و افسوس کی بات ہے یہ امر بہی توجہ ناظرین اور حضرت مذکورین کے لائق ہے کہ اس قول نمبر ۱۱ مین جو کچھ کادیانی نے کہا ہے اسمین کذب سے بہی کام لیا ہے - صوفی عبد الحق کا بہائی عبد الصمد مرحوم مباہلہ کادیانی سے پہلے فوت ہو چکا تہا - اسکا فوت ہونا کادیانی کے مباہلہ کا اثر نہین ہے - اور صوفی عبد الحق کے نکاح مین صرف یہی رانڈ عورت نہین آئی - وہ اس رانڈ سے پہلے دو باکرہ عورتین نکاح مین لا چکے ہین - کادیانی کو اس خصوصیت کا فخر تہا تو وہ جاتی رہی -

از انجملہ یہہ نمبر ۱۲ ہے جو اس رسالہ کے صـ۳۱ و صـ۳۲ و صـ۳۳ مین اپنے صوفی عبد الحق غزنوی کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ تم سے جو ہمنے مباہلہ کیا - تو اسکے بعد چار باتین ہمارے حق مین ایسی ظاہر ہوئی ہین - جن سے ہماری عزت ثابت ہوتی ہے اور تمہاری ذلت (۱) ہمارے لئے رمضان کے مہینے مین کسوف و خسوف جمع ہوئے (۲) ہمارا لڑکا بیمار تھا وہ اچہا ہو گیا - (۳) عبد اللہ آتہم کے متعلق ہماری پیشگوئی سچی نکلی (۴) ہماری عربی کتابون کا جواب کسی نے نہ لکہا - اس چوتہی بات پر وہ عیسائیون کے مقابلہ مین بہی فخر کر چکا ہے اور اس جواب نہ لکہنے کو وہ ان کے لئے ہاویہ تہا - پہر کہا کہ اگر ان باتون کی نسبت کوئی منصف قسم کہا کر کہہ دے کہ ان باتون سے ہماری عزت اور تمہاری ذلت نہین ہوئی تو ہم تم کو پانسو روپیہ انعام دین گے - ہم شیخ محمد حسین بٹالوی کو منصف کر کے اسکے پاس روپیہ جمع کرا دیتے ہین - اس نے قسم کہا کر یہہ تقریر کی کہ ان باتون سے تمکو ذلت نہین پہنچی - اور پہر اس قسم کے بعد ایک سال کے اندر اسپر کوئی بلا نہ آئی - تو پانسو روپیہ تمہارے ملک ہوگا بشرطیکہ وہ ان باتون کے ساتھ ان چار باتون کو بہی ملالے جو ہمارے مہدی ہونیکی علامات وقوع مین آئی ہین - اور وہ رسالہ کے اخیر مین بصفحہ ۴۶ لغایت ۴۸ درج ہین - (۱) علامت

دنشان مہدی یہ ہے کہ عام علما اسکو کافر و دجال کہین گے - (۲) اس کے وقت مین کسوف و خسوف ماہ رمضان مین جمع ہونگے - (۳) مہدی کا نصاری سے جھگڑا پڑ جائے گا - اس مین شیطان یہ آواز کرے گا کہ نصاری حق پر ہین - مہدی کے لئے آسمان سے آواز آئیگی کہ مہدی کے لوگ حق پر ہین - (۴) مہدی کے وقت مین بہت سے مسلمان دجال سے ملجائینگے - پھر کہا ہے کہ ان باتون کے علاوہ وہ اس سے بھی انکار کرین - کہ مباہلہ کے بعد ایک سال کے اندر بہتے عمدہ کتابین تالیف کی ہین - اور ان کتابون کے چھپنے کے لئے ہزارہا روپیہ آیا - اور ہزارہا لوگ ہماری جماعت مین داخل ہوئے - پس لازم ہوگا - کہ شیخ محمد حسین اپنی قسم کے وقت ان سب باتون کو جمع کرکے ان سے انکار کرین " یہان یہ کہنا کادیانی صاحب شاید بھول گئے تھے - کہ ان باتون کے ساتھ یہ بھی شیخ محمد حسین کہے اور اسپر قسم کہائے کہ اس عرصہ سال تک کادیانی نے کہانا نہین کہایا - یا پائخانہ نہین پیرا سانس نہین لیا - سپشیل ڈیوٹی سے وہ بیکار رہا - تب وہ پانسو روپیہ انعام ملیگا -

حضرات ناظرین! یہ قول کادیانی آپکے کمال توجہ کے لائق ہے - اسمین کادیانی نے اپنے دام افتادہ (حمقا) کو خوب الو بنایا - اور کئی نئے الو سید ہے کرنا چاہے صوفی عبدالحق غزنوی کو پانسو روپیہ انعام کا وعدہ تو دیا - مگر اسکو اپنی دانست مین ایسی شرط قسم خاکسار سے وابستہ اور مشروط کر دیا - جو بحسب خیال کادیانی وقوعمین آوے - اور نہ ایک پیسہ کادیانی کی گرہ سے نکلے اور صفت مین اسکے الو سیدھے ہو جائین - اس شرط کو اسلئے اس نے ناقابل وقوع سمجھا کہ اس قسم مین بعض ایسے امور سے انکار کرنیکو شامل و داخل کر دیا - جن سے نہ تو یہ خاکسار انکار کر سکے اور نہ اس انکار پر قسم کہا سکے - مثلاً کادیانی کے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا - یا اسکا اس سال مین کئی کتابین باعانت غیر تصنیف کرنا - اور انکے چھپنے کو یا کادیانی اور ضروریات کے لئے ہزارہا روپیہ کا اس کے پاس آنا یا علماء وقت کا اسکو کافر کہنا وغیرہ وغیرہ جس سے یون ہی انکار نہین کیا جا سکتا چہ جائیکہ اس انکار کے ساتھ

قسم ہی ہو۔ **مگر اے حضرات** یہ عاجز و خاکسار (جو کادیانی کو سیدھا کرنے اور اسکے فریبوں اور مغالطات کھولنے کے لئے خدا کیطرف سے موفق و مؤید ہے) اس کے اس مکر و فریب کو بیکار کرنیکے لئے اس درخواست قسم و منصفی کو قبول کرنیکے لئے حاضر و مستعد ہے اور حق کو کادیانی فریب سے ممتاز کرنے کے لئے کہتا ہے کہ منجملہ ان امور کے جنپر آپ میری قسم چاہتے ہین۔ جو امور قرعین آچکے ہین (جیسے آپکے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا یا آپکے پاس ہزار ہا روپیہ کا آنا وعلی ہذا القیاس) ان امور سے آپکے بمقابلہ صوفی عبدالحق غزنوی عزت اور صوفی صاحب کی ذلت ثابت نہین ہوتی۔ اور جو امور آپکی عزت اور انکی ذلت کے موجب ہو سکتے ہین۔ (جیسے آپکے لئے خسوف و کسوف کا حسب مضمون پیشگوئی واقع ہونا۔ یا عبداللہ آتھم کے متعلق آپکی پیشگوئی کا صادق ہونا وعلی ہذا القیاس) ان مین سے ایک بھی وقوع مین نہین آیا۔ ان دونون مضمونون پر خاکسار قسم کھانیکو حاضر ہے۔ آپ تہیلی کا مونہہ کھولئے۔ اور مبلغات صوفی صاحب کا حق کا میرے پاس امانت رکھنے کو ارسال فرمایئے۔ ورنہ عقلمند لوگ جو آپکے دام مین دہوکا کھاکر پھنس گئے ہین وہ رہے سہے نکل جائینگے۔ اور یقیناً جان لین گے کہ آپنے لینا دینا خاک بھی نہین۔ یہ وعدہ صرف فقرہ بندی اور دہوکا بازی ہے کیونکہ جہانتک قسم دینے کا آپکا حق ہے وہانتک یہ خاکسار قسم کھانیکو حاضر ہے۔ اور جس امر سے انکار کرنے اور اسپر قسم کھانیسے خاکسار کو انکار ہے وہ واقع اور نفس الامر مین لائق انکار و قسم نہین ہے۔ اسمین آپ کو شک ہو تو کسی منصف کی رائے سے اسکا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ واضح رہے کہ خاکسار اسی صورت مین قسم کھانا بشرح بالا منظور کریگا۔ کہ آپ مجھپر جھوٹی قسم کھانے کا اثر تین دن کی مدت مین ظاہر کرادین برس دن کی میعاد خاکسار کو کسی قسم مین منظور نہین۔ اور آپ کو بھی اب کسی میعاد مین کوئی عذر نہین چنانچہ ذکر قول نمبر سوم مین معروض ہو چکا ہے۔

از انجملہ نمبر ۱۳ ہے۔ جو آپنے مہدی ہونیکے علامات چہارگانہ مذکورہ صفحہ ۴ رسالہ بے انوار بیان کرکے پہلے اپنے مکفرین علماء سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ بتلاؤ یہ باتین پوری ہوگئین ہین یا نہین۔ پھر یہ سوال کیا ہے کہ مجھسے پہلے جن لوگون نے مہدی ہونیکا دعوی کیا ہے

ان کے زمانہ مین یہ چارون باتین پائی گئی ہون تو اسکی نظیرین پیش کرین اور اسپر ایک ہزار روپیہ انعام لین۔ مگر اس انعام کے لئے یہ شرط لگادی ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی اس نظیر کی تصدیق کرکے اسپر قسم کہالین اور درصورت جہوٹی ہونے قسم کے اپنے لئے قہر و عذاب کے نزول کی دعا کرین۔ پہر کہا ہے کہ اس عذاب کے لئے کوئی میعاد مقرر نہین ہے مولوی صاحب قسم کہائین تو اس کے ثمرات دیکہین۔

حضرات ناظرین! اس قول مین بہی کادیانی اپنے الوؤن کو ویسا ہی دہوکا دیتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے قول مین ہزار روپیہ انعام تو تجویز کیا۔ مگر اسکو ایسی شروط سے مشروط کر دیا۔ کہ وہ کسی صورت مین وقوع مین نہ آئینگے۔ اور نہ ایک کوڑی آپکی گرہ سے کہلیگی۔ **ازانجملہ** ایک شرط ایسی نظیرون کا پیش کرنا ہے جو نہ کادیانی کے وقت موجود ہوئے ہین۔ نہ اس سے پیشتر وقوع مین آئے ہین۔ اور نہ آیندہ ان کے وقوع کا کسی مسلمان کو یقین ہے۔ کادیانی صرف زبردستی دوہینگا دہینگی سے ان کے وقوع کا مدعی ہوا ہے۔

دوسری شرط مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی کی ایسے غیر واقع و غیر متوقع نظائر کے موجود ہونے پر قسم جسکے عدم وقوع کا بابت کادیانی کو **دو وجہ** سے یقین ہے۔ **اول** یہ ایسی نظیر نہ کہین موجود ہوئی۔ اور نہ ہوگی۔ لہذا مولوی محمد حسن صاحب کا انکے وقوع کی نسبت قسم کہانا بہی غیر متوقع الوقوع ہے۔ **دوم** یہ کہ اگر کسی نے میری مانند ایسی بناوٹی نظیرین بناکر دکہا بہی دین ہین تو بہی مولوی محمد حسن صاحب اس کی تصدیق پر قسم نہ کہائین گے۔ کیونکہ **اولاً** وہ عقلمند و سمجہدار ہین۔ وہ ایسی بناوٹی نظیرون پر یقین نہ لائین گے۔ **ثانیاً** وہ بڑے اہل مروت ہین وہ دو شخصون کے مقابلہ مین ایک کی طرف ہوکر دوسرے کو ذلیل کرنا نہین چاہتے۔ ان وجوہات سے کوئی نظیر پیش نہوگی۔ اور نہ ان کی قسم وقوع مین آئیگی۔ اور نہ مجہے کوڑی دینی پڑیگی۔ اور ہینگ پہٹکری لگانے کے بغیر میری بات میرے الوؤن مین صحیح سمجہی جائیگی۔ کہ مین واقعی مہدی موعود ہون۔ جسکے لئے یہ چارون علامات بلا معارضہ پائی گئی ہین جسکو مین نے موجود واقع بناکر دکہایا ہے۔ اور کادیانی کی یہ بات اسکے ان اتباع مین مانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.